واپسی اہلِ حرم

ٹیپ

کہتی تھی رو کے زینبؑ نالاں سلام لو ۔ اے رشکِ مریم اے میری ذیشاں سلام لو
بنتِ رسول فخرِ سلیمانؑ سلام لو ۔ کنبہ وطن میں آگیا اماں سلام لو
بیٹی سلام کرتی ہے اماں سلام لو

ٹیپ
اماں سلام لو میری اماں سلام لو

کرب و بلا سے بیکس و دلگیر آئی ہے ۔ یہ سوگوارِ حضرتِ شبیرؑ آئی ہے
دردو الم کی بنکے وہ تصویر آئی ہے ۔ ماتم نشین کشتۂ شمشیر آئی ہے
بیکس بہن ہوں بادشہ مشرقین کی
اماں سنانی لائی ہوں بیکس حسینؑ کی

غربت میں لٹ گیا تیرا گھر ہائے اماں جاں ۔ بیٹا تیرا تھا خون میں تر ہائے اماجاں
کھاتے تھے تن پہ تیغ و تبر ہائے اماں جاں ۔ بیٹے کا تیرے کٹ گیا سر ہائے اماجاں
پیاسے گلے پہ شاہ کے خنجر گزر گیا
اماں تمہارا لال بیاباں میں مر گیا

بے سر وہ تیرا لال ہوا وامصیبتا ۔ سرزخمی تن سے کاٹا گیا وامصیبتا
نوک سناں پہ سر وہ چڑھا وامصیبتا ۔ لاشہ وہ بے مزار رہا وامصیبتا

دوڑائے گھوڑے لاشہ بھی پامال کر دیا
اور ٹکڑے ٹکڑے جسم خوش اقبال کر دیا

نیزہ پہ تھا وہ خوں بھرا سر ہائے ہائے ۔ پتھر لگائے بانئ شر ہائے ہائے
شاخ شجر میں لٹکا تھا سر ہائے ہائے ۔ تنور میں بھی رکھا وہ سر ہائے ہائے

نیزہ پہ جب لعین نے سر کو چڑھا دیا
بیٹے نے تیرے نیزہ پہ قرآں سنا دیا

وہ صاحب علم میرا عباسؑ نامدار ۔ بے دست اماں ہو گیا عباسؑ نامدار
بھر کر لہو میں مر گیا عباسؑ نامدار ۔ بے جان نہر پر ہوا عباسؑ نامدار

بازو کٹا کے نہر پہ عباس سو گئے
آل رسول خلق میں برباد ہو گئے

اکبرؑ کے دل میں ظلم کا نیزہ گزر گیا ۔ سہرا لہو کا سر پہ بندھا کوچ کر گیا
زخمی بدن سے فرق بھی ہے اتر گیا ۔ سینہ پہ زخم کھا کے جوانی میں مر گیا

خنجر قضا کا چل گیا دل پر شباب میں
بے جان ہو گئے علی اکبرؑ شباب میں

قاسمؑ غریب بھائی حسنؑ کا وہ لال ہائے۔ دولھا بنا تو موت سے پایا وصال ہائے
کی جنگ اور مر گیا وہ خوشخصال ہائے۔ لاشہ بھی اسکا رن میں ہوا پائمال ہائے

اک آن میں سہاگ دولھن کا اجڑ گیا
کبرا دولھن کی زیست کا نقشہ بدل گیا

بھائی کا ننھا لال وہ چھ ماہ کا صغیر۔ غربت میں اس نے پایا نہ تھا ہائے آب و شیر
پیاسے گلے پہ ظالموں نے مارا آہ تیر۔ بھر کر لہو میں مر گیا ہے ہے مہ منیر

لاشہ چھپایا قبر میں تھا شاہ دین نے
پر کھودی قبر سر کو بھی کاٹا لعین نے

صدمہ سے کانپتی تھی نظر ہائے اماں جاں۔ ٹکڑے تھا غم سے میرا جگر ہائے اماں جاں
پھر لائے آگ بانی شر ہائے اماں جاں۔ سادات کے جلا دئے گھر ہائے اماں جاں

عابدؑ کو تازیانے ستمگر لگاتے تھے
آہن میں جکڑے کانٹوں پہ اسکو چلاتے تھے

رسی میں اماں باندھی گئیں تیری بیٹیاں۔ ہر ایک غم زدہ کے تھی بازو میں ریسماں
اونٹوں کی پشت پر تھیں نبی کی نواسیاں۔ بازاروں میں پھرائی گئیں ہائے بیبیاں

اماں تمھاری بیٹیاں تشہیر ہو گئیں
اعدا میں قید صاحب توقیر ہو گئیں

دربار عام میں وہ تیری ہائے بیٹیاں ۔ سر برہنہ تھیں اور تھی بازو میں ریسماں
طشت طلا میں ہائے سر شاہ دو جہاں ۔ نامحرموں میں ہائے نبی کی نواسیاں

تھا امتحان ٹکڑے کلیجے کے ہوتے تھے
سر کو جھکائے عابدؑ بیمار روتے تھے

زنداں میں ہائے بالی سکینہؑ گزر گئی ۔ گھٹ گھٹ کے قید خانہ میں وہ کوچ کر گئی
ارمان دل میں لے کے رہائی کا مر گئی ۔ زنداں میں دفن ہو گئی یہ داغ دھر گئی

وہ تا بہ حشر سوتی ہے زندان شام میں
اسکی اسیری روتی ہے زندان شام میں

پھر کربلا میں لائے گئے بیکسو نکے سر ۔ اور قبر میں چھپائے گئے شہیدوں کے سر
بچو نکے نوجوانوں کے اور ضعیفو نکے سر ۔ مدفون قبر میں ہوئے سب بے بسوں کے سر

اک سال بعد سر وہ چھپائے مزار میں
عابدؑ نے سر کٹے ہوئے گاڑے مزار میں

یہ کہہ کے روئی آنکھو نسے آنسو بہا دیا ۔ ہاتھوں میں خوں بھرا ہوا کرتا اٹھا لیا
مرقد پہ خوں بھرا ہوا کرتا بچھا دیا ۔ رکھ کر لحد پہ رو کے یہ ماں کو سنا دیا

پرخون کرتا لائی ہوں بیکس حسینؑ کا
پرسہ قبول کیجئے شہ مشرقین کا

7 صدمہ سے تھرتھرانے لگی قبر فاطمہؑ ۔ رونے کی قبر پاک سے آنے لگی صدا
زہرا یہ بولیں ماں بھی ہو بیٹی تیرے فدا ۔ اماں بھی پرسہ دیتی ہے بیکس حسینؑ کا
پائے ہیں تو نے غم دلِ پُر آب وتاب میں
زینب تو شافع ہوے گی روزِ حساب میں

8 پھیلا کے ہاتھ اماں سے بیٹی لپٹ گئی   بولی کہ اماں ہائے تیری کھیتی لٹ گئی
شبیر ذبح ہوگئے مسند الٹ گئی   آہوں میں زندگانی ہماری سمٹ گئی
پیاسے گلے پہ ظلم کا خنجر گذر گیا
سجدہ میں سر کٹا کے تیرا لال مر گیا

3 قاسمؑ بھی پائمال ہوا ہائے اماں جاں   عباسؑ کا بھی خون بہا ہائے اماں جاں
اکبرؑ کے دل پہ نیزہ لگا ہائے اماں جاں   اصغرؑ بھی تیر کھا کے گیا ہائے اماں جاں
سب بے مزار ہائے بیاباں میں سوتے ہیں
ہم قیدِ غم ہیں اور جگر چاک ہوتے ہیں

9 زہرا یہ بولیں داغ میں سبکا یہ پاتی ہوں   بچے جو گرتے گود میں انکو اٹھاتی ہوں
وہ مرتے ہیں تو قبلہ رو لاشے لٹاتی ہوں   آنسو بہاتی لاشوں پہ میں ساتھ آتی ہوں
محشر میں عدل ہوے گا واللہ صبر کر
تو صابرہ ہے اے میری ذیجاہ صبر کر